سورہ روم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ ایت نمبر(۳۱۔۳۲)

وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ○ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ وَکَانُوۡا شِیَعًا کُلُّ حِزۡبٍ بِمَا لَدَیۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اورنہ ہوجانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعۃ المبارک

[27 ذیقعد 1431ھ بمطابق 5 نومبر 2010]

عنوان

پہلا حصہ

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

زیراہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اٹاری سروبہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمد اللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بناناہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اورمعاشرتی بھتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

زیر نگرانی: محترم جاوید اختر جوہری صاحب

صدر جوہری ٹرسٹ و جامع مسجد محمدی

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں:

www.Johritrust.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَلَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْ عَھْدَہٗ

اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِا اللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّ جِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِیْمِ○

فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَیُّقْضٰی اِلَیْكَ وَحْیُہٗ وَقُلْ رَّ بِّ زِدْعِلْمًا○ (سورہ طٰہٰ:١١٤)

ترجمہ:پس بلند و برتر ھے اللہ بادشاہ حقیقی ،اور مت جلدی کرو قرآن پڑھنے میں اس سے پہلے کہ پوری پہنچے تم تك اس کی وحی ا ور دعا کرو اے میرے رب !زیادہ عطا کر مجھے علم

صَدَ قَ اللّٰہُ الْعَظِیْمِ وَصَدَقَ رَسُوْلِہِ النَّبِیّ الْکَرِیْم ○

معزز سامعین کرام! آ ج کے خطبہ کا عنوان ستاروں سے آگے جھاں اور بھی ھیں۔ رب حق سے د عاھے کہ رب ھمیں اپنے عنوان پر قرآن کے مطابق گفتگو کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ آج کے عنوان سے حیران ھونگے کہ شعر کا ایك مصرعہ ھے ۔مگر یہ مصرعہ اپنے اندر کئیں عنوانات رکھتا ھے سادہ انداز میں اگر بات شروع کی جائے تو یوں سمجھیں کہ مسلمانوں کو جن القاب سے آج پکارا جا رھا ھے جاھل ،شر پسند،دھشت گرد،انتھا پسندیہ القاب مسلمانوں کی غفلت کا منہ بولتا ثبوت ھے تاریخ قرطبہ گواہ ھے کہ مسلمان جب بیدار تھے تو تعلیمی میدان میں سائنسی میدان میں،طبی میدان میں عملی میدان میں انکا ثانی نھیں تھا ۔انصاف ،اخلاق ،مساوات مسلمانوں کی پھچان تھی ۔مسلمانوں کا تعلیمی کردا ر کیا تھا ذرا تاریخ میں جھانکئیے۔

سیّد نا آدمؑ کی فرشتوں پر برتری:

اللہ رب العزت نے جب اس کائنات کو سجانا پسند فرمایا تو فرشتوں سے فرمایا:

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَ رْضِ خَلِیْفَۃً (البقرہ:٣٠)

(میں زمین میں اپنا ایك نائب بنا رھا ھوں)

فرشتوں نے عرض کیا ،پروردگار عالم!آپ ایسے آدمی کو خلیفہ بنائیں گے جو زمین میں فساد مچائے گا اور خون بھائے گا ۔ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُلَكَ

ھم آپ کے نام کی تسبیح اور تقدیس بیان کرتے ھیں،یعنی جب ھم عبادت کرتے ھیں تو پھر کسی اور کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت ھے ۔اللہ تعالی نے فرمایا ۔ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ○ فرشتو! میں وہ جانتا

ھوںجوتم نھیں جانتے ۔چنانچه الله تعالٰی نے حضرت آدمؑ کو پیدا فرمایا اور ان کو علم عطا کیا ۔وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآ ءَ کُلَّهَا (البقره: ۳۱)

پھر الله تعالٰی نے فرشتوںسے فرمایا که تم ان چیزوں کے نام سنائو ۔وہ کھنے لگے ۔ سُبۡحٰنَكَ لَاعِلۡمَ لَنَااِلَّا مَاعَلَّمۡتَنَا اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَلِیۡمُ الۡحَكِیۡمُ۝ (البقره:۳۲)یعنی ھم تو ان چیزوں کے نام نھیں جانتے ۔اس کے بعد الله رب العزت نے سیّدنا آدمؑ سے پوچھا تو انھوں نے اسی وقت ان چیزوں کے نام بتادیے۔

سیّدنا آدمؑ کا انعام:

سیّدنا آدمؑ اس امتحان میں پاس ھو گئے ۔یه دستور ھے که جب بھی کوئی امتحان میں پاس ھوتا ھے تو اسے انعام ملا کرتا ھے ۔بلکه دنیا والے کوشش کرتے ھیں که ایسا انعام دیا جائے جو که مدتوں یاد رھے ۔وہ اس مقصد کے لیے سرٹیفکیٹ اور شیلڈ بنا کر دیتے ھیں۔تاکه وہ طالب علم انھیں یاد گار کے طور پر اپنے گھر میں لگائے اور پھر پوری زندگی یاد رکھے که میں نے نمایاں کامیابی حاصل کی تھی۔پروردگار عالم نے بھی سیّدنا آدمؑ کو امتحان میں پاس ھونے پر جو انعام دیا اسے رھتی دنیا یاد کرے گی وہ انعام یه تھا که الله رب العزت نے حضرت آدمؑ کو" مسجود الملائکه "بنا دیا اتنا بڑا انعام !!! یه حق تو الله رب العزت کا تھا مگر مالك کو اختیار ھے ۔چنانچه فرشتوں کو الله رب العزت نے فرمایا که آدمؑ کو سجده کرو۔

سیّدنا آدمؑ اور صنعت و حرفت کا علم :

یه کائنات زمین سے لے کر آسمان تك یعنی فرش سے لے کر عرش تك علم الٰھی کا مدرسه ھے ۔اس مدرسه کے سب سے پھلے معلم سیّدنا آدمؑ تھے۔روایات میں آیا ھے که وہ اس دنیا میں زراعت اور صنعت وحرفت کا علم لے کر آئے ۔حضرت آدمؑ نے اپنی اولاد کو زراعت اور صنعت وحرفت کا علم سکھایا اور معلم اوّل بنے ۔

سیّدنا ادریسؑ اور کتابت کا علم :

ان کے بعد حضرت ادریسؑ آئے ۔احادیث میں آیا ھے که انھوں نے دنیا میں علم کو قلم کے ذریعه پھیلایا ۔اَعۡلَمُ بِالۡقَلَمِ انھوں نے اس کی سب سے پھلے خدمت کی ۔ان سے پھلے علم زبانی کلامی تو دوسروں تك پھنچتاتھا لیکن قلم سے مدد نھیں لی جاتی تھی۔لھٰذا کلام کو ضبط تحریر میں لانے کا علم سب سے پھلے دنیا میں حضرت ادریسؑ لائے۔انھوں نے عبرانی اور سریانی زبان اور بعض روایات میں آیا ھے که عربی زبان کی بنیاد ڈالی ۔سب سے پھلے حروف بنے ،پھر الفاظ اور پھر پھتروں پر لکھنا شروع کیا گیا۔

سیّدنا نوحؑ اور حلال و حرام کا علم:

ان کے بعد سیّدنا نوحؑ تشریف لائے ۔اللہ رب العزت نے ان کو لکڑی سے چیزیں بنانے کا علم دیا تھا ۔چنانچہ انھوں نے کشتی بنائی۔اس کے علاوہ اللہ تعالٰی نے ان کو حلال اور حرام کا علم دے کر بھیجا ۔دنیا میں سب سے پہلے حلال و حرام کا علم حضرت نوحؑ لے کر آئے ۔گویا وہا ں سے حلال و حرام کی ابتدا ہوئی چنانچہ ارشاد باری تعالٰی ہے ۔ اِنَّآ اَوۡحَيۡنَآ اِلَيۡكَ كَمَآ اَوۡحَيۡنَآ اِلٰى نُوۡحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ(النساء:۱٦۳)اس آیت میں سیّدنا نوحؑ کانام خاص طور پر آیا ہے ۔

لباس شریعت کی تکمیل :

گویا شریعت کی ابتداء حضرت نوحؑ سے ہوئی اس کی مثال یوں سمجھیئے کہ جیسے چھوٹا بچہ پیدا ہوتا ہے تو پہلے دن ہی اس کو لباس نہیں پہنا دیتے کیونکہ چھوٹا سا ہوتا ہے ۔بس ایک کپڑاسا باندہ دیتے ہیں تاکہ گندگی نہ پھیلے ۔شروع میں اس کا جسم ایسے ہی بغیر لباس کے رہتا ہے ۔کچھ عرصہ کے بعد اس کا ایک چھوٹا سا لباس بنایا جاتا ہے ۔جیسے اس کی عمر بڑھتی رہتی ہے ویسے ہی اس کا لباس بھی نیا بنانا پڑتا ہے ۔قد بڑھنے کے ساتھ ساتھ لباس کا سائز بھی بڑھتا رہتا ہے ۔عمومًا تیس پینتیس سال کی عمر میں انسان کا جسم اتنی قد و قامت اختیار کر لیتا ہے کہ اس کے بعد اس کا لباس پوری عمر کیلیے اسی سائز کا چلتا رہتا ہے ۔یہی انسانیت کی مثال ہے کہ شروع میں انسان کو کسی چیز کا پتہ ہی نہیں تھا اس لیے اسے زراعت کا علم دیا ،صنعت و حرفت کا علم دیا اور علم کو قلم کے ذریعے ضبط کرنے کا علم دیا اس کے بعد ایک وقت آیا کہ جب اسے حلال و حرام کا علم دیا۔گویا یہ سب سے پہلا لباس شریعت تھا جو انسانیت پھن رہی تھی ۔پھر انبیاؑ تشریف لاتے رہے تو اس لباسِ شریعت کا سائز بڑھتا گیا ، شریعت اور زیادہ کامل ہوتی گئی۔حتٰی کہ جب نبیؑ تشریف لائے تو انسانیت اپنی جوانی تک پھنچ چکی تھی ۔اس لیے نبیؑ شریعت کا ایک ایسا لباس لائے کہ قیامت تک اس کا سائز بدلنے کی ضرورت ہی نہیں ہے ۔لھٰذا دینِ اسلام قیامت تک آنے والی انسانیت کیلیے کافی وافی اور شافی ہے۔

انبیائے کرام اور تخصیص علوم:

دنیا میں انبیائے کرام مختلف علوم وفنون لائے۔یوں سمجھیئے کہ جیسے ایک ہی سکول میں مختلف مضامین کے استاد ہوتے ہیں انھوں نے علم تو سارا پڑھا ہوتا ہے مگر کسی ایک مضمون میں تخصص کیا ہوتا ہے۔کوئی ریاضی کا سپیشلسٹ ہوتا ہے ،کوئی انگریزی کا ،کوئی اسلامیات کا ،کوئی سائنس اور کوئی

اردو کا ھوتا ھے ۔اسی طرح مختلف انبیائے کرام شریعت کا علم تو لائے مگر اللہ تعالیٰ نے انھیں کسی نہ کسی ایك علم میں تخصیص عطا فرما دی ۔

سیّدنا ابراھیمؑ اور علم مناظرہ:

حضرت ابراھیمؑ دنیا میں علم مناظرہ لے کر آئے ۔مناظرہ کے لئے تین باتیں بڑی اھم ھوتی ھیں۔ایك یہ کہ اس میں غور و فکر کرنے کی عادت ھو ،دوسری یہ کہ اس کا اپنا دل مطمئن ھو اور تیسری یہ کہ جب مخالف کوئی بات کرے تو ایسا مسکت جواب دے کہ اس کی زبان بند ھوجائے ۔

سیدنا ابراھیمؑ میں تینوں خوبیاں تھیں۔ان کے اندر غوروفکر کی اتنی عادت تھی کہ جب ستاروں کو دیکھا تو کھنے لگے ،ھٰذَا رَبِّیۡ کہ یہ میرا رب ھے لیکن جب دیکھا کہ وہ غروب ھو گئے تو فرمانے لگے کہ غروب ھونے والا تو پروردگار نھیں ھوسکتا ۔لھٰذا یہ رب نھیں ھے۔اس کے بعد چاند طلوع ھوا اسے دیکھ کر فرمانے لگے۔ھٰذَا رَبِّیۡ کہ یہ میرا رب ھے جب وہ بھی غروب ھو گیا تو فرمایا ،یہ بھی پروردگار نھیں ھے ۔پھر سورج پر نظر پڑی تو فرمانے لگے۔ھٰذَا رَبِّیۡ ھٰذَا اَکۡبَرُ کہ یہ میرا رب ھے کیونکہ یہ بڑا ھے ۔ فَلَمَّا اَفَلَتۡ جب وہ بھی غروب ھوا تو فرمانے لگے کہ میں غروب ھونے والے کو پروردگار نھیں مانتا ۔

اِنِّیۡ وَجَّھۡتُ وَجۡھِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ(الانعام:۷۹)میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کرلیا جو زمین اور آسمان کو پیدا کرنے والی ھے۔منظر کی دوسری خصوصیت یہ ھوتی ھے کہ وہ ھر چیز میں غوروفکر کر کے اطمینانِ قلب حاصل کر لیتا ھے ۔اللہ رب العزت نے سیدنا ابراھیمؑ کو یہ نعمت بھی عطا فرمائی تھی۔انھوں نے پوچھا ،اے اللہ !کَیۡفَ تُحۡیِ الۡمَوۡتیٰ آپ مردے کو کیسے زندہ فرمائیں گے اللہ رب العزت نے فرمایا ۔ اَوَلَمۡ تُؤۡ مِنۡ کیا آپ اس بات پر ایمان نھیں رکھتے ؟عرض کیا ،اے پروردگار !اس بات پر میرا پکا ایمان ھے ۔وَلٰکِنۡ لِّیَطۡمَئِنَّ قَلۡبِیۡ میں تو صرف دل کے اطمینان کے لئے پوچھ رھا ھوں ،چنانچہ اللہ رب العزت نے چند مردہ پرندوں کو زندہ کر کے دکھا دیا ۔

جب حضرت ابراھیمؑ کے دل میں اطمینان آگیا تو اکیلے ھونے کے باوجود نمرود کے دربار میں مناظرہ کرتے ھیں اور اسے چپ کرا دیتے ھیں اس کی تفصیل یہ ھے کہ ایك مرتبہ نمرود نے سیّدنا ابراھیمؑ کو بلایا اور پوچھا کہ تم مجھے خدا کیوں نھیں مانتے ؟سیدنا حضرت ابراھیمؑ نے فرمایا ،میرا خدا تو وہ ھے جو زندوں کو مار دیتا ھے اور مرے ھوئوں کو زندہ کر دیتا ھے ۔نمرود تو بھت ھی کم عقل انسان تھا ،اگر عقل تھی بھی سھی تو اس نے سنبھال کے رکھی ھوئی تھی استعمال نھیں کرتا تھا ۔وہ کھنے لگا کہ یہ کام میں بھی کر لیتا

هوں ۔چنانچه ایك بے گناه آدمی کو بلا کر اسے قتل کروا دیا اور ایك گنهگار کو بلاکر اسے معاف کردیا،اور کهنے لگا ،یه زنده اور مرده کرنے والا کام تو میں نے بهی کر دیا هے۔ یه سن کر حضرت ابراهیم ؑسمجھ گئے که گھی ٹیڑھی انگلی سے نکالنا پڑے گا ۔چنانچه آپ نے فرمایا ،اچھا۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْ تِیْ بِا لشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِھَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُھِتَ الَّذِیْ کَفَرَ

میرا پروردگار وه هے جو سورج کو مشرق سے طلوع کرتا هے ،اگر تیرا کچھ اختیار هے تو سورج کو مغرب کی طرف سے طلوع کرکے دکھا ،یه سن کر نمرود بالکل هی مبهوت هو کر ره گیا ۔اس کے پاس کوئی جواب بهی نه تها۔

لمحه فکریه:

محترم سامعین کرام !آج هم "پدرم سلطان بود"کا نعره لگاتے هیں که همارا باپ دادا بڑی عزتوں والے تهے تو یه بهی تو بری بات هے که ان کی اولاد کتنی نکھٹو هے همیں چاهیے که جو سرمایه همارے اسلاف نے همیں دیا تها هم اسے لے کر آگے بڑھیں اور دنیا کو علم کے نور سے منو ر کریں۔

قوت عشق سے هر پست کو بالا کردے   دهر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

یه تها مسلمانوں کا شاندار ماضی ستاروں‌سے آگے جهاں‌اور بهی هیں اس کا مطلب اس وقت مسلمان سمجھتے تهے پهر دو سو سال هو چکے هیں‌همیں سوئے هوئے آج دنیا کی 500بڑی تعلیمی درسگاهوں‌میں کوئی هماری درسگاه شامل نهیں کوئی بڑی یونیورسٹی مسلمانوں کے کسی ملك میں نهیں یه سونے کا رزلٹ هے ۔سائنس کے علوم سے هم واقف نهیں‌محنت کرنا هم بهول گئے ۔غربت ،فاقه کشی اور تنگ دستی جیسے مسائل کا شکار مسلمان هیں کبهی مسلمان کسی کی مدد کیا کرتے تهے آج غیر سے بهیك مانگتے هیں کل تك مسلم کے سامنے دنیا جهولی پهیلاتی تهی آج مسلم ان کے سامنے جهولی پهیلاتے هیں کیوں؟کیا اب الله تعالیٰ نهیں ؟هر گز نهیں الله تعالیٰ هیں کیا اب قرآنی تعلیمات بوسیده هو چکی هیں ،هر گز نهیں قرآن آج بهی کامیابی کی راه دکھاتا هے مگر مسلمانوں‌نے الله کے احکامات کو بهلادیا ۔خلافتِ عثمانیه کیوں ختم هوئی مسلمان عیاش هوچکے تهے ۔عیش پسندی نے انکو رب سے دور کر دیا ۔کفر نے انهیں مٹا دیا ساڑھے آٹھ سو سال هسپانیه سے مسلمانوں کے اقتدار کا سورج اسی لئے غروب هوا تها که مسلمان اپنی تاریخ کو بهول گیا تها یه سلسله کب تك رهے گا کب تك هم ساری ایجادات میں کافروں کے محتاج رهیں گے کب تك ان سے بهیك مانگتے رهیں گے الله کا قرآن کهتا هے کافر کبهی بهی

مسلمان کا دوست نهیں هو سکتا هے مسلمانوں الله کے فرمان کویقین کے ساتھ ماننا چاهئیے ۔
مسلمانوںهماری کوتاهیاں ،خامیاں جتنی بهی هیں هم ان سے آگاه هیں اب یه سلسله ختم هوجانا چاهئیے۔ستاروںسے آگے جهاںاور بهی هیں اس کا صحیح مطلب یه هے که عملًا هم درست هوجائیں صحیح سمت کا تعین کر لیں ۔علم کے حصول کیلئے محنت کریں افسوس که تحصیل علم بهی آج مشکل هے تعلیم بیچی جا رهی هے غریب کا تعلیمی نصاب بهی غریب هے امیر زادے هی مهنگی تعلیم حاصل کر سکتے هیں یه فرق رسول الله ﷺ نے ختم کیا تها ،آج یه فرق کافر کی محنت سے رائج هے یه فرق بهی ختم کرنا هوگا تب هی هم ترقی کر سکیں گے ۔پاکستان کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ جهالت اور تعلیمی فرق هے هر شخص اپنے بچوں کی تعلیم پر توجه دے والدین پر تعلیم اولاد کے حقوق میں سے ایك هے امید هے که هم سب آج کے بعد تعلیم پر محنت کریں گے ۔
تعلیم کے بعد ترقی کیلئے اهم بات حب الوطنی هے ۔اگر اس دهرتی سے محبت نهیں کریں گے جس میں هم جیتے هیں نه تو ملك ترقی کر سکے گا اور نه هی عوام ۔هم میں حب الوطنی بهت کم هے پته نهیں پاکستان کس کی دعا سے قائم هے وگرنه اس ملك کے ساتھ 60سال سے جو هورها هے اب تك اس کا وجود بهی ختم هو چکا هوتا ۔دهرتی ماں کی حیثیت رکهتی هے مگر ماں کے باغی آج بهی هیں اسلام نے حب الوطنی پر بهت زور دیا هے ملکی بغاوت کی سزا اسلام میں قتل هے اگر ملك سے محبت هوگی تو خیال رکها جائے گا هم دیکهتے هیں که پاکستانی عوام بسا اوقات جذبات میں اس قدر ملك کا نقصان کر دیتے هیں که جسکی سزا سارے پاکستانی اور هماری آنے والی نسلوں کو بهکتنی پڑتی هے مثال کے طور پر رسول الله ﷺ کے خاکے کافروںنے بنائے تو پاکستانی مسلمانوں نے ٹائر جلاکر راستے بلاك کر دئیے بتائیے جن کافروںنے یه کام کیا هے رب انکو تباه کرے مگر راستے بلاك کرنے سے ممکن هے همارے مسلم بهائیوں کو کتنی تکلیف هوئی هوگی کسی نے ایمر جنسی میں جانا هوگا جو نهیں جا سکا کسی نے هسپتال پهنچنا تها مگر راستے بند هونے سے فوت هوگیا سکول سے بچے ره گئے مزدور جو مزدوری سے وقت پر کهانا کهاتے تهے وه بهوکے ره گئے پهر ٹائر جلانے سے بیماریاں بڑهتی هیں۔بس هماری عجیب سی عادت هے گاڑیوں کو جلانا سرکاری املاك کو نقصان پهنچانا اپنے بهائیوں کو تنگ کرنا تب هی تو هم ترقی نهیں کر سکتے ۔مسلمانوں ان حالات سے نکلواپنے ذهنوں میں وسعت پیدا کرو ملك سے محبت رکهو محنت کرنا سیکهو آگے بڑهنے کیلئے کوشش کرو انشا الله وه وقت دور نهیں که هم ترقی یافته قوم بن جائیں خوشحالی همارا مقدر بن جائے امن اور سکون سے زندگی گزاریں یه تها مختصرسا مطلب ستاروں سے آگے جهاں اور بهی هیں ۔

کیا آپ نے کبھی سوچا ھے ؟

جب ھم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقه میں تقسیم نه تھے تب قرطبه پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیه بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاھیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ھم نے صوبائیت ،لسانیت کو اپنایا اور فرقه بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ھم ھر شعبه میں زوال کا شکار ھیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارھی ھے آئیے ھم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تاکه الله کی رحمتوں کا نزول ھو گم شده علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفته بحال ھو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینه منوره کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

دعا ھے که الله تعالیٰ ھم سب کو صحیح قرآن پاک کے مطابق تعلیم حاصل کرنے سمجھنے اور پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العٰلمین

وما علینا الا لبلوغ ـــ

اب آپ خطبه جمعة المبارك انٹر نیٹ پربھی دیکھ سکتے ھیں:

www.Johritrust.org